



سوال

(212) لغیر اللہ بکرے کو توبہ کے بعد راہ خدا میں قربان کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زید نے ازراہ جہالت ایک بکرا شیخ سدو کے نام منسوب کیا یا کچھ مٹھائی غیر اللہ کے نام سے بولی۔ بکر نے اسے سمجھا یا خدا نے اسے ہدایت دی اور تائب ہو گیا۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس منذور لغیر اللہ بکرے کو زید توبہ کے بعد خدا کی راہ میں قربان کر سکتا ہے یا خود کھا سکتا ہے یا نہیں؟ استفسار کے سارے گوشوں پر غور فرما کر دلائل کے ساتھ جواب تحریر فرمائیں تاکہ پیچیدگی باقی نہ رہ جائے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شیخ سدو کے نام منسوب کیا ہو بکرا یا مٹھائی اس طرح شیخ کبیر احمد کے نام منسوب کی ہوئی گائے توبہ کر لینے یعنی تقرب لغیر اللہ کی نیت مرتفع ہو جانے کے بعد بالاتفاق حلال ہے۔ منسوب کنندہ تائب کو اختیار ہے کہ اس نیت تقرب لغیر اللہ سے توبہ اور اس توبہ کی تشہیر کے بعد اللہ کے نام پر ذبح کر کے خود کھائے یا فقراء و مساکین کو صدقہ و خیرات کر دے۔ خلاصہ یہ کہ صورت مسؤلہ میں زید بعد توبہ کی تشہیر کے بعد اللہ کے نام پر ذبح کر کے خود کھائے یا فقراء و مساکین کو صدقہ و خیرات کر دے۔ خلاصہ یہ کہ صورت مسؤلہ میں زید بعد توبہ یہ بکر اللہ کے نام پر ذبح کر کے خود کھائے یا فقراء و مساکین کو دیدے دونوں صورتیں جائز ہیں۔ علماء اہل حدیث و دیوبندیہ و بریلویہ ہر سہ کے نزدیک۔

تحقیق آیت: **وَمَا أَلَيْنَ لِغَيْرِ اللَّهِ** ودلائل بریلویہ:

برجوازا میں ذیحہ مطلقاً قبل از توبہ نیت تقرب لغیر اللہ و بعد توبہ عنوان میں ذکر کردہ آیت کا ٹکڑا قرآن کریم میں چار جگہ مذکور ہے

(1) سورۃ بقرہ میں 173 **وَمَا أَلَيْنَ لِغَيْرِ اللَّهِ**

(2) سورۃ المائدہ **وَمَا أَلَيْنَ لِغَيْرِ اللَّهِ**

(3) سورۃ الانعام میں **أَوْفُنَّا أَلَيْنَ لِغَيْرِ اللَّهِ**

(49) سورۃ نحل میں **وَمَا أَلَيْنَ لِغَيْرِ اللَّهِ**

جمہور مفسرین نے اس آیت میں ابلال سے مراد رفع صوت عند الذبح لیا ہے۔ پس ان کے نزدیک اس آیت کا معنی یہ ہوا کہ جو چیز غیر اللہ کے نام سے ذبح کی جاوے وہ حرام ہے۔ بریلوی مولوی صاحبان کہتے ہیں کہ: مفسرین کی اس تصریح سے معلوم ہوا کہ اس جانور کی حرمت کا مدار عند الذبح غیر اللہ کا نام لیا جانا ہے۔ پس اگر ذبح کنندہ کے دل میں وقت یا اس سے پہلے کچھ بھی ہو لیکن ذبح کے وقت باقاعدہ بسم اللہ شریف پڑھ کر ذبح کرے تو وہ ذبیحہ حلال ہوگا۔ کیوں کہ علت حرمت (یعنی عند الذبح غیر اللہ کا نام لیا جانا) نہیں پائی گئی۔ یہ ان کی پہلی دلیل ہے۔

دلیل دوم: گوشت پکا کر مردوں کے نام لے کر صدقہ کرنا بلاشبہ بالاتفاق جائز ہے۔ اور شیخ سدویشیج کبیر احمد یادہر مردہ اولیا کے لئے نامزد کردہ جانور ذبح کرنے والے بھی یہی قصد واردہ کرتے ہیں۔ پس دونوں صورتوں میں کوئی فرق نہ رہا اور پہلی صورت کی طریق یہ مختلف فیہ صورت بھی جائز ہوگی۔

دلیل سوم: من ہینا علم ان البقرة المنذورة للاولياء كما هو الرسم في زماننا طيب لانه لم يذكر اسم غير الله وقت الذبح وان كانوا ينزرونها لم كذا في التفسير الاحمدى للملاييمون الخنفى

دلیل چہارم: ساندو وغیرہ کا کھانا حلال ہے مطابق آیات ذیل: **قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَحَرَمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ افْتِرَاءً عَلَى اللَّهِ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُبْتَدِينَ ...** **سورة الانعام** جامع البیان مدارک ابوالسعود میں مارزقم اللہ سے بخار و سوانب مراد بتایا ہے۔ معلوم ہوا کہ: یہ آیت سانبہ وغیرہ حرام کرنے والوں کے بارہ میں نازل ہوئی ہے: **يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ (سورة البقرة: 168)** **جامع البیان** تفسیر کبیر ابوالسعود میں لکھا ہے کہ یہ آیت سانبہ وغیرہ حرام ٹرانے والوں کے بارہ میں نازل ہوئی ہے۔

باجعل الله من بحيرة ولا سانية ولا وصيلة ولا حام ولكن الذين كفروا يفترون على الله الكذب واكثرهم لا يعقلون سورة المائدة: 103 تفسیر کبیر مدارک جامع البیان کی عبارات سے واضح ہوتا ہے کہ اس آیت سے مقصود محرّمین سانبہ وغیرہ کی تردید ہے۔ یعنی یہ بتانا مقصود ہے کہ ان کے اس فعل سے جانور میں حرمت نہیں پیدا ہوتی اور وہ مثل سابق حلال ہے۔ و نیز صحیح مسلم میں ہے عن عياض بن حمار النجاشي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ذات يوم في خطبة الا ان ربي امرني ان اعلمكم ما جعلتم منا علمي يؤمى هذا كل مال نخلته عبدا علال واني خلقت عبادي حنفاء كلهم وانهم اتهم الشياطين فابتغوا منهم عن وينهم وحرمت عليهم ما اكلت لهم وامرهم ان يشركوا بي ما لم ازل به سلطانا وان الله نظر الى اهل الارض فمقتسم عزهم وعجمهم الا بقايا من اهل الكتاب وقال انما بعثت لابنك واتبعتي بك وانزلت عليك كتابا لا يغسله الماء تقرؤه نائما ويقظان وان الله امرني ان احرق قريشا فقلت رب اذابلغوا راسي فيدعوه خيرة قال اشركهم بما اشركوك واغزوهم لغزوك وانفق فسنفق عليك وابقت يثا تبعث خسة مثله وقاتل بين اطاعتك من عصاك قال وائل الجبيلة ثلاثه ذو سلطان مقسط متصدق موفق ورجل رجم رقيب انقلب لكل ذي قربي ومسلم وعفيف متعفف ذو عيال قال وائل النار خسة الضعيف الذي لا رزقه الذين هم فيكم تبعا لا يقتنون ابلا ولا نالا والخاص الذي لا ينصني له طمع وان ذق الاغانه ورجل لا ينج ولا يمسي الا وهو يتادعك عن اهلك ونايك وذكرا الفحل او الكذب والشظير الفاش ولم يذكر ابو غنسان في حديثه وانفق فسنفق عليك

ترجمہ: حضرت عياض بن حماد جاشعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبے میں ارشاد فرمایا: "سنو! میرے رب نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہیں ان باتوں کی تعلیم دوں جو تمہیں معلوم نہیں اور اللہ تعالیٰ نے آج مجھے ان کا علم عطا کیا ہے (اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے) ہر مال جو میں نے کسی بندے کو عطا کیا (اس کی قسمت میں لکھا) حلال ہے اور میں نے اپنے تمام بندوں کو (حق کے لیے) یکسو پیدا کیا پھر شیاطین ان کے پاس آئے اور انہیں ان کے دین سے دور کھینچ لیا اور جو میں نے ان کے لیے حلال کیا تھا انہوں نے اسے ان کے لیے حرام کر دیا اور ان (بندوں) کو حکم دیا کہ وہ میرے ساتھ شرک کریں جس کے لیے میں نے کوئی دلیل نازل نہیں کی تھی۔ اور اللہ نے زمین والوں کی طرف نظر فرمائی تو اہل کتاب کے (کچھ) بچے کچھ لوگوں کے سوا باقی عرب اور عجم سب پر سخت ناراض ہوا اور (مجھ سے) فرمایا: میں نے آپ کو اس لیے مبعوث کیا کہ میں آپ کی اور آپ کے ذبیحے سے دوسروں کی آزمائش کروں اور میں نے آپ پر ایک ایسی کتاب نازل کی ہے جسے پانی دھو (کر مٹا) نہیں سکتا، آپ سوتے ہوئے بھی اس کی تلاوت کریں گے اور جگتے ہوئے بھی اور اللہ نے مجھے حکم دیا کہ میں قریش کو (ان کے معبودوں اور ان آباء و اجداد کے شرک اور گناہوں پر عار دلاتے ہوئے انہیں) جلاؤں میں نے کہا: میرے رب وہ میرے سر کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے روٹی کی طرح کر دیں گے۔ تو (اللہ نے) فرمایا: آپ انہیں باہر نکالیں جس طرح انہوں نے آپ کو باہر نکالا اور ان سے لڑائی کریں ہم آپ کو لڑوائیں گے اور (اللہ کی راہ میں) خرچ کریں آپ پر خرچ کیا جائے گا اور آپ لشکر بھیجیں ہم اس جیسے پانچ لشکر بھیجیں گے اور جو لوگ آپ کے فرماں بردار ہیں ان کے ذبیحے



سے نافرمانوں کے خلاف جنگ کریں۔ (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: اہل جنت تین (طرح کے لوگ) ہیں ایسا سلطنت والا جو عادل ہے صدقہ کرنے والا ہے اسے لہجائی کی توفیق دی گئی ہے۔ اور ایسا مہربان شخص جو ہر قرابت دار اور ہر مسلمان کے لیے نرم دل ہے اور وہ عفت شعار (برائیوں سے بچ کر تلپنے والا) جو عیال دار ہے، (پھر بھی) سوال سے بچتا ہے۔ فرمایا: "اور اہل جہنم پانچ (طرح کے لوگ) ہیں وہ کمزور جس کے پاس (برائی سے) روکنے والی (عقل عفت، حیا، غیرت) کوئی چیز نہیں جو تم میں سے (برے کاموں میں دوسروں کے) پیچھے لگنے والے لوگ ہیں (حتیٰ کہ) گھروالوں اور مال کے پیچھے بھی نہیں جاتے (ان کی بھی پروا نہیں کرتے) اور ایسا خانہ جس کا کوئی بھی مفاد چاہے بہت معمولی ہو۔ (دوسروں کی نظروں سے) اوجھل ہوتا ہے تو وہ اس میں (ضرور) خیانت کرتا ہے۔ اور ایسا شخص جو صبح شام تمہارے اہل و عیال اور مال کے بارے میں تمہیں دھوکا دیتا ہے۔" اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نخل یا جھوٹ کا بھی ذکر فرمایا۔ "اور بد طینت بد خلق۔" اور ابو غسان نے اپنی حدیث میں یہ ذکر نہیں کیا: "آپ خرچ کریں تو عشق رب آپ پر خرچ کیا جائے گا۔"

حاصل مطلب یہ ہے کہ آں حضور ﷺ نے فرمایا: میرے رب نے حکم دیا ہے کہ تم جو بات نہ معلوم ہو وہ بتلاؤں اس میں سے یہ ہے کہ بندے کو جو چیز میں نے دی ہے وہ حلال ہے مگر شیاطین آتے ہیں اور میری حلال کی ہوئی چیز کو حرام کر دیتے ہیں۔

لغات میں ہے قولہ: **حلال** لہ: لا یستطیع ان یحرمہ من تلقاء نفسه ہونا کارما حرمو علی انفسہم من الیخیرۃ والسائبۃ والوسیلۃ

لغات میں اس کی تشریح یوں کی گئی ہے کہ: بندے کے لئے جو چیز حلال من عند اللہ ٹھہرائی گئی ہے اس میں بندے کو اختیار نہیں ہے کہ اپنی طرف سے اسے حرام کرے۔

دراصل جن لوگوں نے بحیرہ سائبہ وسیلہ کو اپنے اوپر حرام کر لیا تھا ان کے اس فعل کی تردید کی گئی ہے۔

پس جس طرح ان آیات کی رو سے سائبہ وغیرہ حلال ہے اس طرح شیخ سدو یاسید کبیر احمد کے نام چھوڑا ہوا بکرایا گائے بھی حلال ہوگی کیوں کہ دونوں غیر اللہ کے نام منسوب اور متروک ہونے میں برابر ہیں۔ بریلوی کہتے ہیں کہ: ان ہر چہار دلائل سے معلوم ہوا کہ یہ بکرا مطلقاً حلال ہے خواہ منسوب کنندہ اپنے اس فعل سے تائب ہو یا نہ ان دلائل کی تردید استقلاً آگے آئے گی۔

تحقیق آیت: **وَأُولَئِكَ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ** مطابق مذہب حق و جوہات مخالفین۔

لغت میں اہلال کے معنی رفع صوت کے ہیں یا مطلق نام زد کر دینے کے کما لخصی علی من لہ ادنی مارتہ بکتب الغلۃ وموارد مادۃ ہذا لفظ فی الحدیث والادب والعربی۔ پس آیت کے معنی یہ ہوئے: اور اللہ نے اس جانور کو حرام کیا ہے جو بہ نیت تقرب و تعظیم غیر اللہ کے نام زد کر دیا گیا ہو یا اس چیز کو جو اللہ کے سوا اور کسی کے نام سے پکاری گئی ہو۔ اس تحقیق کی رو سے ثابت ہوا کہ جانور یا کسی چیز کی حرمت کی علت اور مناط غیر اللہ کے تقرب کی و تعظیم کی نیت سے غیر اللہ کے نام سے اس جانور یا چیز کا نام زد کر دینا ہے۔ پس اگر ایسے جانور کو جسے غیر اللہ کے تقرب و تعظیم کے لئے نام زد کر دیا گیا ہے۔ اسی غیر اللہ کے تعظیم و تقرب کی نیت دل میں رکھ کر ذبح کیا جائے تو وہ حرام ہوگا عند جمہور المحدثین والفقہاء والحنفیہ) عام ازہن کہ وقت ذبح اللہ کا نام لیا جائے یا نہ۔ بوقت ذبح بسم اللہ کہنے سے وہ حلال نہ ہوگا۔ جب کہ دل میں نیت غیر اللہ کے واسطے ذبح کرنے کی ہے اس لئے کہ عوام ایسے جانور کے ذبح میں غیر اللہ کی تعظیم و تقرب کا قصد کرتے ہیں اور محض عاتوا رسماً بسم اللہ بھی پڑھتے ہیں اور اعتبار نیت کا ہے نہ ظاہر الفاظ کا۔ **انما الاعمال بالنیات**

جواب دلیل اول: شاہ عبدالعزیز قدس سرہ فرماتے ہیں لفظ اس است کی درجہ جاز قرآن مجید وارشدہ تامل باید کر کہ ماہل بہ لغیر اللہ فرمودہ نہ

خلاصہ یہ ہے کہ اہلال کے معنی ذبح کرنے کے نہیں ہیں۔ پس جو جانور غیر اللہ کے لئے نام زد کر دیا گیا اور تقرب اللہ کی نیت موجود ہے اور بوقت ذبح اللہ ہی کے نام پر کیا جائے پھر بھی یہ جانور حلال نہ ہوگا۔

باقی مفسرین کا ماہل بہ لغیر اللہ کے معنی ما ذبح لغیر اللہ یا ذبح علی اسم غیر اللہ کے ساتھ بیان کرنا یعنی عند الذبح کی قید بڑھانی سوا اس کا یہ ہے کہ اس تفسیر سے حصر لازم نہیں آتا بلکہ یوں



کہا جائے گا اسی حرام کا ایک فرد یہ بھی ہے۔ چونکہ جاہلیت میں اسی کاروان تھا اس لئے یہ تفسیر کردگی غایت مافی الباب یہ تفسیر مذکور دوسرے فرد سے ساکت رہے گی اور اس میں کچھ حرج نہیں جبکہ اس کی حرمت کے اور دلائل موجود ہیں کماسیاتی

دوسرا جواب یہ ہے کہ: آپ عام ہے اس کی تحقیق بقید ذبح بغیر دلیل کے جائز نہیں ہو سکتی کیوں کہ اطلاق کی تقید عند اصل الاصول نسخ ہے اور نسخ جب حدیث ظنی خبر واحد مرفوع صحیح سے نہیں ہو سکتی عند اہل الاصول تو کسی کے قول سے جو اولہ اربعہ میں سے نہیں کیوں کر ہو سکتی ہے۔ بس مفسرین کے قول کی توجیہ بجز اس کے اور کچھ نہیں ہو سکتی کہ یہ قید احترازی نہیں ہے بلکہ اس لئے ہے کہ اس وقت جاہلیت میں وقت ذبح بھی غیر اللہ کا نام لیتے تھے پس یہ قید بطور بیان عادت جاہلیت ہے نہ احترازی۔

تیسرا جواب یہ ہے کہ: سورۃ مائدہ میں ماہل لغیر اللہ کے بعد ما ذبح علی النصب جدا فرمایا ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دونوں کے مفہوم میں فرق ہے۔ یعنی اول سے مراد یہ ہے کہ جس کو غیر اللہ کے تقرب و تعظیم کے لئے غیر اللہ کے نام سے پرکار اور شہر دیا گیا ہو وہ حرام عام ازین کہ وقت ذبح غیر اللہ کا نام لیا جائے یا اللہ کا نام۔

جواب دلیل دوم: حضرت شاہ عبدالعزیز فرماتے ہیں:

خلاصہ یہ ہے کہ دونوں صورتوں میں بون بعید اور فرق عظیم ہے۔ صورت مختلف فیہ کوئی منسوب کنندہ بجائے اس جانور کے اس سے دونی قیمت کی چیز سے بھی ایصال ثوابت کے لئے تیار نہیں ہونا اور استبدال میں اندیشہ ان بزرگوں کی ناراضگی کا سمجھتا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ مقصود ایصال ثواب نہیں ہے بلکہ تقرب اس بزرگ کی ہے پس قیاس باطل ہے۔

جواب دلیل سوم: اس کا جواب خود اس کے منہ سے ظاہر ہے کہ ملاجیون نے تاویل ایصال ثواب کی بنا حلت کا حکم لگایا ہے اور بلا تاویل حلال نہیں کہتے جیسا کہ اس قسم کی تاویل سے امام نووی نے حدیث لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ کی شرح میں مذکور مقدم الامیر کی حرمت (اگرچہ بوقت ذبح اللہ کا نام لیا گیا ہو) شیخ ابراہیم شافعی مروزی شافعی کے قول سے نقل کرنے کے بعد رافعی کا قول نقل کیا ہے تو جہاں یہ تاویل یقیناً منافی ہو اس کو کسیے حلال کہا جائے گا؟ اور عوام کا یہ فعل قابل تاویل نہیں ہے۔ کامرانی جواب دلیل الثالث

نیز ملاجیون کو یہاں ہدایہ کی اس عبارت سے دھوکہ ہوا ہے اور اس کے سمجھنے میں غلطی اور غفلت ہو گئی ہے۔ قول ملاجیون الذکور بنی علی الغفلة عن قول صاحب الہدایہ 4/420: والثالث: الثالث: أن یقول مفضلاً عنہ صورة ومعنی بأن یقول قبل التسمیة وقبل أن یضح الذبیحة أو بعدہ، وهذا لا بأس بہ لما روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم أنه قال بعد الذبح: "اللهم تقبل ہذہ عن أمۃ محمد ممن شہدک بالوحدانیۃ ولی بالبلاغ" والشرط ہوا الذکر الخالص الجرد علی ما قال ابن معبود رضی اللہ عنہ جرداً التسمیة حتی لو قال عند الذبح اللهم اغفر لی لا تکمل لآئہ دعاء وسؤال، ولو قال الحمد لله أو سبحان اللہ یرید التسمیة حل، ولو عطس عند الذبح فقال الحمد لله لا تکمل فی أصحاب الروایتین لآئہ یرید بہ الحمد علی نعمہ دون التسمیة

والدلیل علی غفلة صاحب التفسیر الاحمدی عن ہذا القول ان الانفصال المعنوی کیف یتصور اذا کان النذر للاولیاء؟ فانه عن التقرب لم یتتم دائمیة الی وقت الذبح فلا انفصال معنی اصلاً ما تقرنی قواعد الفقہ من استدامۃ الذبیح الی آخر العمل

وايضاً ونقل صاحب الہدایہ المسئلۃ فیما اذا لم یکن الذکور مقروناً بقصد التقرب الی الغیر و ذکر ذکر امر دامن غیر قصد التقرب الی غیر اللہ تعالیٰ فانہا حرام مطلقاً فغفل صاحب التفسیر الاحمدی ولم یفرق بین الذکر الجرد الذی وضع صاحب الہدایہ المسئلۃ فیہ و بین ما قصد التقرب فیہ الی غیر اللہ الذی وضعنا المسئلۃ فیہ و این ہذا من ذاک؟ فانہم وتامل بالتامل الصادق

جواب دلیل رابع: بے شک ان آیات و احادیث سے سائنڈ کی حلت ثابت ہے اور اگر سائنڈ چھوڑنے والے اجازت دیں اور کھانے سے ناراض نہ ہوں جو علامت ہے اس کے ساتھ ان کے حق کے باقی نہ رہنے کی تو مسلمان اس کو کھانے بھی سکتے ہیں لیکن سائنڈ پر منذور لغیر اللہ کو شنی سدو کا بخر یا سید احمد کبیر کی گائے یا اور کوئی چیز قیاس کرنا صحیح نہیں ہے۔ کیوں کہ جاہلیت کے زمانہ میں کفار کی تحریم سائبہ و صیلہ اور اس تحریم بھدعی میں فرق ہے

اول: یہ کہ وہا تحریم کا معنی ہے: ایسا فعل کرنا جس سے حرمت پیدا ہو جائے جیسے خود سائنڈ وغیرہ کو چھوڑنا اور یہاں تحریم کے معنی ہیں کہ: جب کوئی ایسا فعل کرے تو حرمت کا حکم ہو جائے گا۔



دوسرے: ان کی تحریم اس جانور کے ادب و عظیم کے اعتقاد سے تھی اور یہ تحریم اس جانور کے نبٹ و نجاست سے ہے۔

تیسرے: یہ کہ وہ تحریم ان کے اعتقاد میں مؤبد تھی کہ کسی قابل ارتفاع نہ تھی اور یہ تحریم غیر مؤبد ہے کہ جب توبہ کرے مرتفع ہو جائے اور مرتفع کر دینا واجب بھی ہے پس اس تحریم کی نفی یا نہی یا انکار سے اس تحریم کی نفی لازم نہیں یا اس تحریم کی نفی یا نہی یا انکار سے اس تحریم کی نفی لازم نہیں آتی۔

دلیل اصل جواب: آیت کے جو معنی ہم بیان کئے ہیں اس کو شاہ عبدالعزیز صاحب نے اختیار کیا ہے ملاحظہ ہو تفسیر فتح العزیز 1/691 بابت تفسیر آیت مذکورہ۔ منذور لغیر اللہ کی حرمت کی اصلی علت اور عدم اباحت کا مناط قصد تقرب غیر اللہ کا ارادہ و نیت تعظیم غیر اللہ کی ہے پس جب تک اس جانور کے متعلق یہ نیت ہوگی حرمت قائم رہے گی اور جب دل سے یہ نیت دور کر دی جائے تو بوجہ عدم ارتفاع علت حرمت وہ جانور مباح اور حلال ہو جائے گا۔ مولانا اشرف علی صاحب مرحوم لکھتے ہیں: البتہ اگر اس طرح نامزد کر دینے کے بعد اس سے توبہ کر لے تو پھر وہ حلال ہو جائے گا۔ (تفسیر بیان القرآن 1/86)

مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری صاحب بذل الجہود لکھتے ہیں: الحق جو جانور مقرب لغیر اللہ کیا گیا ہو حرام ہے تا وقتیکہ غیر اللہ کا تقرب مرتفع نہ ہو حلال نہ ہوگا۔ اگرچہ ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ذبح کیا ہو۔ اس عبارت سے واضح ہے کہ اگر کوئی توبہ کرے اور غیر اللہ کے تقرب و تعظیم کا ارادہ مرتفع ہو جائے تو جانور حلال ہو جائے گا۔

حضرت میاں صاحب تحریر فرماتے ہیں: لیکن اگر کسی جاندار سے برابر لے ذبح لغیر اللہ مقرر ساز دو عند الذبح قصد تقرب بغیر خدا اور کند و خالصا آن را ذبح سازد آئے الان نیت سابقہ حکم عدم و بطلان خواہ گرفت و ذبیحہ یشک حلال خواہد

اس آیت کی تفسیر حضرت شاہ قدس سرہ بہترین لکھی ہے۔ کتاب ملے تو ضرور مطالعہ کریں توبہ کے بعد علت کی دلیل میں یہ حدیث بھی ذکر کی جاسکتی ہے انما الاعمال بالنیات و لکل امری ما نور حرمت تقرب لغیر اللہ تھی اور جب یہ نیت مرتفع ہوگئی تو اب حرمت کی کوئی وجہ نہیں رہی۔ بغیر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهَى فَلَهُ مَا سَلَفَ ...** سورة البقرہ: 275

امید ہے کہ اس تفصیل کے بعد اس مسئلہ میں کوئی الجھاو باقی نہ رہ جائے گا۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔ کتاب الأضاحی والذبائح

صفحہ نمبر 409

محدث فتویٰ